سوال

(84)اسماء الٰہی کی حقیقت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک جگہ تفسیر فتح البیان میں الحمد کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

''اسماء اللہ توخذ باعتبار الغایات التی ہی افعال دون المبادی التی ہی انفعالات ،،

اس کی پوری تشریح بیان کریں ۔ یہ علم کلام کا مسئلہ ہے ؟ ازراہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مثلاً اللہ تعالیٰ کو رحمن رحیم کہا جاتا ہے تو اس کے معنےٰ یہ ہوئے ۔ کہ خدا تعالیٰ رحمت سے موصوف ہے اور رحمت کے معنےٰ رقت قلب کے ہیں ۔ تو لازم آیا کہ خدا تعالیٰ کے لیے قلب ہو اور قلب گوشت کا ایک لوتھڑا ہے ۔ تو معاذ اللہ خدا بھی ایسا ہوگا ۔ لیکن یہ خرابی اس صورت میں لازم آتی ہے کہ خدا تعالیٰ کو باعتبار مبدار مصدری معنیٰ) کے رحمن رحیم کہا جائے ۔ اگر باعتبار غایت اور نتیجہ کے کہا جائے تو پھر کوئی اعتراض نہیں ۔ رقت قلب کی غایت اور احسان ہے ۔ یعنی جب کسی کی بابت انسان کا دل نرم ہوتا ہے تو اس کے ساتھ احسان کرتا ہے ۔ تو گویا خدا تعالیٰ کو رحمن رحیم کہنے کے یہ معنی ہوئے کہ خدا اپنے بندوں سے احسان کرتا ہے ۔ یہ معنی ہیں فتح البیان کی عبارت کے ۔ کہ خدا کے نام باعتبار غایت کے لیے جاتے ہیں نہ باعتبار مبداء کے ۔ اس کی زیادہ تفصیل ہم نے آپ کے شاگرد مولوی عطاء اللہ کے رسالہ الاہتداء کی تقریظ میں کی ہے ۔ جو نہایت مفید ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص187